سوال

(200)اگر بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو تو ختنے کی جگہ استرا پھیرنا واجب نہیں

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جو بچہ ختنہ شدہ پیدا ہو تو کیا اس پر استرا پھرنا واجب ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بارھویں فصل ختنہ کے وجوب کو ساقط کرنے والے امور کے بارمیں ۔ کچھ امور سے ختنہ کا وجوب ساقط ہو جاتا ہے جو یہ ہیں :

(1)اگر کسی شخص کا پیدائشی طور پر پردہ (ذکر کر سر) پر نہ ہو تو اسے ختنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ چیز ہی پیدا نہیں ہوئی جسکا ختنہ کیا جاتا ہے اور یہ متفقہ علیہ ہے ۔

لیکن متاخرین میں سے بعض نے کہا ہے کہ ختنہ کی جگہ پر استرا گزارنا مستحب ہے کیونکہ ماموریر اسکی اتنی ہی قدرت ہے ۔ اور نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

«اذا امرتکم بامر فاتوا منه ما استطعتم»

''جب میں تمھیں کسی چیز کا حکم دوں تو اپنی استطاعت کے مطابق اس پر عمل کرو۔''(بخاری(2 1082) مسلم فی الفضائل(2 262)

اور ختنہ میں واجب دو کام تھے ۔ استرے کا پھیرنا اور کاٹنا ساقط ہوگیا ہے تو استرے لگانے کے استحباب سے پیچھے مت ہٹ ۔ صحیح بات یہ ہے کہ یہ مکروہ ہے ،ایسے کاموں میں اللہ کی عبادت ہے نہ ہی اس کا تقرب اور شریعت ایسے عبث کاموں سے منزہ ہے کیونکہ یہ عبث ہے اس میں کوئی فائدہ نہیں اور مقصود استر کا پھیرنا نہیں بلکہ یہ فعل مقصود کا وسیلہ ہے جب مقصود ساقط ہوچکا ہے تو وسیلے میں کوئی معنیٰ نہ رہا۔

اور اسکی نظیر ہے جو بعض نے کہا ہے کہ جس کے سر پر بال نہ اگے ہوں تو اس کیلیے حج و عمرے میں استرا سر پر پھیر لینا مستحب ہے ۔ اور اسی طرح اصحاب احمد وغیرہ میں سے بعض کا کہنا ہے کہ اگر کوئی قراءت نہ کرسکتا ہو اور نہ اسے کوئی ذکر مسنون یاد ہو یا وہ گونگا ہو تو ، صرف زبان ہی ہلائے ۔

ہمارے شیخ (شیخ الاسلام ابن تیمہ)کہتے ہیں : اگر یہ کہا جائے کہ اس سے نماز باطل ہو جاتی ہے تو یہ زیادہ صحت کے قریب ہے کیونکہ یہ عبث کام ہے اور عبث خشوع کے منافی ہے اور زائد عمل ہے جو مشروع نہیں ۔ مقصد یہ ہے کہ جو بغیر پردے کے پیدا ہوا ہے اسکا کوئی ختنہ نہیں ، یہ تب ہے جب کہ پردہ سرے سے نہ ہو ، اور اگر ذکر کا سر صرف ظاہر ہو

اس طرح کہ پیشاب کا سوراخ واضح ہے اوا سکا ہے تو اسکا ختنہ کرانا ضروری ہے تاکہ سارا حشفہ (ذکر کا سر) ظاہر ہو جائے ۔ الخ ۔

کیونکہ مرد کیلیئے واجب ہے کہ وہ ساری جلد کاٹ لی جائے جس نے حشفہ کو ڈھانپ رکھا ہے تاکہ سارا حشفہ منکشف ہو جائے اور عورت کے لئے فرج کے اوپر جلد کا معمولی جزء کاٹنا واجب ہے جیسے پہلے بیان ہو چکا ہے ۔

اور تحفۃ الاحوذی (4 8) میں ہے ، الماوردی کہتے ہیں : ''مرد کا ختنہ یہ ہے کہ وہ جلد جس نے حشفے کو چھپا رکھا ہے کاٹنا تاکہ جلد باقی نہ رہے اور اول حشفے یے جڑ سے پورا استیعاب کرنا ضروری ہے اور کم از کم اتنا کافی ہے کہ اتنی جلد بھی باقی نہ رہے جو حشفے کو ڈھانپے اور امام الحرمین کے نزدیک مردوں کے حق میں قلفے کو کاٹنا ہے ۔ یہ وہ جلد ہوتی ہے جس نے حشفے کو ڈھانپ رکھا ہوتا ہے تاکہ جلد میں سے کچھ بھی لٹکی نہ ہے ۔

اور ابن الصباغ کہتے ہیں : ''یہاں تک کہ سارا حشفہ کھل جائے اور امام نے کہا ہے کہ عورت کے ختنہ میں اسی قدر مستحب ہے جس پر ختنہ کا نام بولا جاسکے ۔

اور الماوردی کہتے ہیں کہ ''اس کا ختنہ وہ جلد کاٹنا ہے جو مدخل ذکر سے اوپر فرج کے اوپر گھٹنی یا مرغ کی کلغی کے مانند ہوتی ہے اور واجب کے اوپر کاٹنا ہے نہ کہ جڑ سے کاٹنا ہے ۔ الخ

۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ الدین الخالص

ج1ص437

محدث فتویٰ